18 رخ و زلف پر جان کھویا کیا (خواجہ حیدر علی آتش)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَشک	آنسو	زَنَخدان	ٹھوڑی، مراد ہے ٹھوڑی پر موجود گڑھا
رُخ	چہرہ	کِشتِ سُخن	کلام کی کھیتی، شاعری کی کھیتی
زُلف	سر کے بال، گیسو	بَخت	نصیب
وَصفِ دَندانِ یار	محبوب کے دانتوں کی خوبی		

شعر نمبر 1: (بورڈ 2018ء) (بورڈ 2017ء) 09818001

رخ و زلف پر جان کھویا کیا　　اندھیرے اجالے میں رویا کیا

تشریح: خواجہ حیدر علی آتش کا شمار اردو کے مشہور غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ غمِ دوراں اور غمِ جاناں پہ مشتمل آتش کے اشعار عشق و محبت کے معاملات کے ترجمان بھی ہیں اور زندگی کی الجھنوں کے عکاس بھی۔

زیرِ تشریح شعر میں آتش محبت کے المناک انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں محبوب کے خوبصورت چہرے اور دلفریب زلفوں پہ مرمٹا۔ میرا محبوب حسن و جمال کا پیکر ہے، پری وش و سراپا حسن ہے۔ کتابی چہرہ، شرابی آنکھیں، گلابی ہونٹ اور عنابی عارض دیکھتے ہی انسان فریفتہ ہو جاتا ہے۔ مستزاد یہ کہ کالے، بل کھاتے بال حُسن کو دو آتشہ کر دیتے ہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

میں حُسن کے یہ نقوش دیکھتے ہی فدا ہو گیا۔ محبوب خواب و خیال میں بس گیا۔ مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو گیا۔ میرا دل اس کے دَم سے آباد ہو گیا۔

دل اِک مندر ہے آپ مُورت ہیں
آپ کتنے خُوب صورت ہیں

شاعر کہتا ہے کہ میرے مرمٹنے اور فریفتگی کا انجام اچھا نہ ہوا۔ میں اپنے محبوب کا دل جیتنے میں ناکام رہا۔ اس عشقِ لاحاصل نے میرے دل کو روگ اور عقل کو سوگ میں مبتلا کر دیا۔ کبھی اذنِ لب کشائی نہ ملا تو کبھی بات کاٹ دی گئی۔ کبھی ملاقات کا شرف نہ حاصل ہوا تو کبھی وعدہ وفا نہ ہوا۔ کبھی توجہ بھری نظر نہ ملی تو کبھی بے رُخی و بے اعتنائی انتہا کی ملی۔ گویا سنگ دلی کی انتہا ملی۔ اس ظلم و ستم کے باعث میں دن رات روتا رہتا ہوں۔ دن کا چین اور رات کا آرام لُٹ گیا۔ اپنی ناتمام حسرتوں پہ دل خون کے آنسو روتا ہے اور محبوب کی بے مروتی پر میں شب روز آنسو بہاتا رہتا ہوں۔

تیری کج ادائیوں پر تیری بے وفائیوں پر
کبھی سر جھکا کے روئے کبھی منہ چھپا کے روئے (سیف الدین سیف)

غزل کے اس شعر میں اندھیرے، اجالے کے الفاظ صنعتِ تضاد کا خوبصورت استعمال ہیں۔

شعر نمبر 2: (بورڈ 2019ء) 09818002

ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار　　قلم اپنا موتی پرویا کیا

تشریح: میرا قلم ہمیشہ محبوب کے دانتوں کی خوبیاں بیان کرتا رہا تو اس مناسبت سے گویا وہ موتی پروتا رہا ہے۔ محبوب کے دانتوں کو موتیوں سے

Scanned with CamScanner

تثنیہ دی گئی ہے اور اس کے لیے رعایت لفظی کا سہارا لیا گیا ہے۔
انسان جس ہستی سے محبت کرتا ہے وہ اسے ہر اعتبار سے مکمل دکھائی دیتا ہے۔ محبوب کی ہر چیز حسین اور بے مثال دکھائی دیتی ہے محبوب تو حسین ہوتا ہی ہے اسے دیکھنے کے بعد دنیا کی ہر شے خوبصورت دکھائی دینے لگتی ہے۔

یہ کس کو دیکھ کر دیکھا ہے میں نے بزم ہستی کو
کہ جو شے ہے نہایت ہی حسین معلوم ہوتی ہے

لکھنوی شاعری میں محبوب کا سراپا بیان کیا جاتا رہا ہے۔ آتش تشریح طلب شعر میں محبوب کے دانتوں کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں ان کے بارے میں لکھنا ایسے ہے کہ جیسے میرا قلم موتی پرو رہا ہے یوں تو ہر انسانی عضو کی اپنی جگہ پر اہمیت ہے اس کا دلکش ہونا محبوب کے حسن میں اضافے کا باعث بنتا ہے لیکن محبوب کا چہرہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آنکھیں، ناک، ہونٹ اور پھر دانت اگر ان میں تناسب موجود ہو تو محبوب کے حسن کا اثر کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔

رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسمِ گل ہے تمھارے بام پر آنے کا نام

اگر اُردو شاعری کی روایت پر نظر دوڑائی جائے تو میں معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کے دانتوں کی خوبصورتی کے بارے میں بہت کم شعر کہے گئے ہیں اور اس موضوع پر عمدہ شعر تو نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ایسے میں آتش کی فنکارانہ چابک دستی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ انھوں نے ایک ایسے موضوع کو کامیابی سے نبھایا ہے جو ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

شعر نمبر 3: (بورڈ 2017ء) 09818003

کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر میں جاگا کیا، بخت سویا کیا

تشریح: میں اپنی زندگی کے بارے میں کیا بتاؤں کہ میں تو عمر بھر جاگتا رہا لیکن میرا نصیب سویا رہا۔ نصیب کا سونا بد قسمتی کی علامت ہے اور کسی فرد کا مسلسل جاگنا دکھ درد کی نشانی ہے۔ یوں شعر کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ ہماری بد قسمتی کہ ہم زندگی بھر آنسو بہاتے رہے ہیں۔

ہاتھوں میں بہ رہی ہے لکیروں کی آبِ جو
قسمت کا کھیت پھر بھی ہے بنجر پڑا ہوا

آتش قسمت کا گلہ کرتے ہیں جب انسان جو چاہے وہ اسے حاصل نہ ہو سکے۔ جو خواب دیکھے وہ ٹوٹ جاتے۔ جو کچھ پاس ہو اس سے محروم کر دیا جائے تو ظاہر ہے انسان کو دکھ محسوس ہوتا ہے اگرچہ آتش کے مزاج میں ایک درویشانہ بے نیازی موجود تھی پھر بھی ان کی شاعری میں جگہ جگہ قسمت و تقدیر کی شکایت موجود ہے۔

نہ پوچھ عالمِ برگشتہ طالعی آتش
برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

اگر انسان کی ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں۔ کوشش کے باوجود اس کے حالات میں بہتری نہ آ رہی ہو اور وہ کسی دوسرے فرد کو اس کا ذمہ دار بھی نہ قرار دے سکے تو پھر وہ اپنے مقدر کو کوسنے لگتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس کی قسمت ہی خراب ہے۔ آتش قسمت کی خرابی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ہمارے مقدر میں جاگنا لکھ دیا گیا ہے۔ زندگی کے دکھ، پریشانیاں آنکھ نہیں لگنے دیتیں۔

آنکھیں کروں میں بند تو ڈستی ہے تیرگی
دیکھوں تو چبھنے لگتی ہیں خوابوں کی کرچیاں

آتش کا موقف یہ ہے کہ ہمارے پاس دکھ درد کے اظہار کے علاوہ کہنے کو کچھ نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

09818004

شعر نمبر 4:

نہ جوتا گیا میں نہ بویا گیا
رہی سبز بے فکرِ کشتِ سخن

تشریح: شاعری کرنے کی صلاحیت میری کسی ریاضت کا نتیجہ نہیں بلکہ خداداد ہے۔ آتش کا مؤقف ہے کہ فصل حاصل کرنے کے لیے زمین م
ہل چلایا جاتا ہے۔ بیج بویا جاتا ہے تب جا کر فصل تیار ہوتی ہے۔ لیکن مجھے شعر کہنے کے لیے ایسی محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اللہ تعالیٰ نے
مجھے یہ نعمت عطا کی ہے فطری طور پر بخشی ہے۔

کوئی بھی تخلیقی سرگرمی ہو اس کی ادائیگی آسان نہیں ہوتی۔ اس کے لیے جہاں خداداد تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ان ک
خداداد صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے سخت محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ فنونِ لطیفہ موسیقی، شاعری، خطاطی، مصوری کی کوئی بھی صورت ہو
بغیر ریاضت کے کامیابی کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ بہت کم شاعر ایسے ہوتے ہیں جنھیں شعر کہنے کے لیے تگ ودو نہیں کرنا پڑتی۔ وہ اپنے مافی الضمیر
کو آسانی کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں۔ آتش کا مؤقف یہ ہے کہ مجھے کسان کی طرح محنت نہیں کرنا پڑتی بلکہ خدا کی طرف سے مجھے یہ ملکہ حاصل
ہے کہ میں ہمیشہ بغیر کوشش کے شاعری کر لیتا ہوں۔

اگر ہم شاعری کی نوعیت پر غور کریں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس کی دو صورتیں ہیں آمد...... اور...... آورد، آورد کوشش کر کے شعر کہنے کا
عمل ہے کہ شاعر ردیف قافیہ پیشِ نظر رکھ کر اپنا خیال شعری پیکر میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کہ آمد یہ ہے کہ شعر الہام کی طرح شاعر کے
دل و دماغ پر اترتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ آتش ایسے ہی شاعر تھے جنھیں شعر کہنے کے لیے بیرونی سہاروں کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بلکہ
ڈھلے ڈھلائے شعر ان کے ذہن میں آتے جنھیں وہ قلم و قرطاس کے حوالے کر دیتے۔

09818005 (بورڈ 2018ء)

شعر نمبر 5:

برہمن کو باتوں کی حسرت رہی
خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

تشریح: برہمن کی بتوں سے بات کرنے کی آرزو پوری نہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کو قوتِ گویائی عطا نہیں کی۔

انسان تین موضوعات پر ہمیشہ سے سوچتا چلا آیا ہے:

۱۔ اپنی ذات ۲۔ کائنات ۳۔ سب کا پیدا کرنے والا

انسان فطری طور پر اپنے خالق اپنے معبود کے قریب ہونا چاہتا ہے قربت کے اظہار کی ایک صورت آپس میں بات چیت بھی ہے۔
آتش کا موقف یہ ہے کہ برہمن بتوں کی پوجا کرتے ہیں لیکن وہ ان سے بات چیت نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کو بولنے کی نعمت عطا نہیں
کی۔ عمومی حوالے سے دیکھیں تو محبت کرنے والے بھی محبوب کی گویا پرستش کرتے ہیں لیکن محبوب انھیں اہمیت نہیں دیتا۔ محبوب کی باتیں سننے اس
سے باتیں کرنے کی آرزو محبت کرنے والے کے دل میں ہی رہ جاتی ہے۔ محبوب بت بنا بیٹھا رہتا ہے۔

تو نے یوں دیکھا ہے جیسے کبھی دیکھا ہی نہ تھا
میں تو دل میں ترے قدموں کے نشاں تک دیکھوں

اصل میں گفتگو انسان کے جذبات و احساسات اور خیالات کے اظہار کا وسیلہ ہوتی ہے انسان لفظوں کے ذریعے دل کی باتیں ظاہر کرتا
ہے محبت کرنے والے کی تو آرزو ہوتی ہے کہ اور کچھ نہیں تو کم سے کم محبوب کے ہونٹوں پر اس کا نام ہی آ جائے۔

ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے
آئے تو سہی برسرِ الزام ہی آئے

آتش کا موقف یہ ہے کہ یہ اللہ کی مرضی ہے کہ محبوب محبت کرنے والوں سے بات نہیں کرتا۔ ان کی محبوب سے گفتگو کرنے کی آرزو پوری نہیں ہو سکی۔ انسان کچھ بھی کرے اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ
''میں نے اپنے دل کے ارادوں کے ٹوٹنے سے اللہ کو پہچانا ہے۔''

09818006 (بورڈ 2016,19ء)

شعر نمبر 6:

مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا　　وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا

تشریح: جسے آنسو بہانے میں مزا آجائے وہ پھر آنسوؤں سے ہاتھ دھوتا رہتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ غم انسان کو آٹھ آٹھ آنسو رلانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

غم احساس محرومی سے جنم لیتا ہے انسان کا کوئی خواب ٹوٹ جائے کوئی خواہش پوری نہ ہو انسان کسی چیز سے محروم ہو جائے یا محروم کر دیا جائے تو انسان کو دکھ ہوتا ہے اور دکھ ایک ایسا جذبہ ہے جس کے اثرات انسانی زندگی پر گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔

کام کا وقت مقرر ہے نہ تعطیل کا دن
غم کا دفتر ہے یہ دن رات کھلا رہتا ہے

بعض لوگوں کا موقف ہے کہ غم اور انسانی زندگی لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ دکھوں کی نوعیت مختلف ہو۔ دکھوں کی شدت میں فرق ہو لیکن یہ ممکن نہیں کہ انسان جیتے جی غموں سے چھٹکارا پالے۔ مہاتما بدھ کا قول ہے:

''ہم سب اپنے اپنے حصے کے دکھ جھیلنے کے لیے اس دنیا میں آتے ہیں۔''

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

آتش کا موقف یہ ہے کہ جو شخص غموں میں لطف حاصل کرنے لگتا ہے پھر اس کے ہاتھ آنسوؤں سے بھیگے رہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اس کے رونے میں شدت آجاتی ہے۔ میر تقی میر نے کہا تھا:

اشک آنکھوں میں کب نہیں آتا
لہو آتا ہے جب نہیں آتا

ہاتھ دھونے اور کھانے کا آپس میں جو تعلق ہے آتش نے اسے غم اور آنسوؤں کے تعلق سے برتا ہے۔ اصطلاح میں یہ رعایت لفظی کہلاتی ہے جس کا خوبصورت استعمال شعر کو زیادہ عمدہ بنا دیتا ہے۔

09818007

شعر نمبر 7:

زنخداں سے آتش محبت رہی　　کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا

تشریح:

محبوب کی ٹھوڑی پر پڑنے والے گڑھے سے محبت نے مجھے کنویں میں ڈوبنے پر آمادہ کر دیا۔ محبوب کی ٹھوڑی کی خوبصورتی کو بیان کیا گیا ہے کہ اس کی محبت چاہنے والوں کو مر جانے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ ٹھوڑی کے گڑھے کی گہرائی کو رعایت لفظی کے ذریعے کنویں کی گہرائی کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

محبت وہیں ہوتی ہے جہاں حُسن ہوتا ہے، حُسن کا لغوی معنی بے عیب ہوتا ہے۔جس شخص یا شے میں دیکھنے والے کو کوئی کی کوئی خامی یا کوئی عیب نظر نہ آئے وہ اس کے نزدیک حسین ہوتا ہے پھر جوں جوں کوئی شخص انسان کے ذہنی معیار کے قریب ہوتا جائے وہ مکمل تصور کیا جانے لگتا ہے۔مشرقی حُسن انسانی کے معیارات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی ٹھوڑی میں گڑھا پڑتا ہو۔دیکھنے والوں کو اپنا دل ٹھوڑی کے اس گڑھے میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔چنانچہ اس کی گہرائی کو آتش کنویں کی گہرائی سے تشبیہ دیتے ہیں۔محبت کرنے والوں کے لیے تو اکثر محبوب کا حُسن تشبیہ استعارہ سے بے نیاز ہوتا ہے۔

اسے تشبیہ کا دوں آسرا کیا
وہ خود اک چاند ہے پھر چاند سا کیا

حُسن کی قدریں ہوں یا دوسری سماجی و اخلاقی اقدار وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔آج کے زمانے میں ممکن ہے۔ٹھوڑی کا گڑھا حُسن کے معیار کے حوالے سے غیر اہم یا غیر ضروری ہو گیا لیکن ماضی کی شاعری پڑھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسے حُسن کی تکمیل میں بہت اہمیت حاصل تھی۔تشریح طلب شعر میں جو بنیادی بات ہے وہ یہ کہ محبوب کے حُسن پر چاہنے والے جان قربان کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔

جس بھی فنکار کے شاہکار ہو تم
اس نے صدیوں تمھیں سوچا ہوگا

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے ہمیشہ کس کے وصف لکھے ہیں؟ جواب: شاعر نے ہمیشہ دندانِ یار کے وصف لکھے ہیں۔ 09818008

(ب) شاعر کی عمر کیسے بسر ہوئی ہے؟ جواب: شاعر ہمیشہ مشکلات اور مصائب کے سبب جاگتا رہا۔ 09818009

(ج) شاعر نے اپنی کشتِ سخن کے بارے میں کیا کہا ہے؟ (بورڈ 2015ء) 09818010

جواب: شاعر نے اپنی کشت سخن کے بارے میں کہا کہ وہ ہمیشہ سبز رہی۔

(د) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟ جواب: برہمن کو بتوں کے بولنے کی حسرت رہی۔ (بورڈ 2018,19ء) 09818011

(ہ) شاعر کا قلم کیا کام کرتا ہے؟ (بورڈ 2017ء) جواب: شاعر کا قلم محبوب کی تعریف میں موتی پروتا ہے۔ 09818012

۲۔ مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیں۔ وصفِ دندانِ یار، فکرِ کشتِ سخن 09818013

جواب:

لفظ	معانی	لفظ	معانی
وصفِ دندانِ یار	محبوب کے دانتوں کی خوبیاں	فکرِ کشتِ سخن	شاعری کی کھیتی کی سوچ

۳۔ متن کو مدِنظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔ 09818014

کالم (الف)	کالم (ب)	جواب
اندھیرا	غم	اُجالا
وصف	کنواں	دندان

Scanned with CamScanner

قلم	سخن	موتی
عمر	اُجالا	بسر
جاگا	دندان	سویا
فکر	موتی	سخن
زنخداں	بسر	کنواں
مزا	سویا	غم

۴۔ درج ذیل شعر میں موجود تشبیہ کے بارے میں اپنے استاد سے آگاہی حاصل کریں: 09818015

ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار
قلم اپنا موتی پرویا کیا

جواب: اس شعر میں شاعر نے قلم سے تحریر کرنے کو کسی لڑی میں موتی پرونے سے تشبیہ دی ہے۔

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ 09818016

وصف، قلم، عمر، بخت، کشت، سخن، برہمن، زنخداں

جواب: وَصْفْ قَلَمْ عُمْرْ بَخْتْ کِشْتْ
سُخَنْ بَرْہَمَنْ زَنَخْدَاںْ

۶۔ الفاظ کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔ 09818017

وصف، بخت، برہمن، زنخداں، آتش

نمبر شمار	لفظ	معانی	جملہ
1	وصف	خوبی	وصفِ یار کا کوئی بدل نہیں۔
2	بخت	قسمت	بخت کی خرابی اس کم بخت کو لے ڈوبی۔
3	برہمن	ہندو ذات	برہمن بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔
4	زنخداں	ٹھوڑی	شاعر محبوب کے زنخداں کے عشق میں گرفتار ہے۔
5	آتش	آگ	اللہ تعالیٰ ہمیں آتشِ جہنم سے بچائے۔ آمین

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔ اندھیرا، جاگنا، غم، آگ 09818018

جواب:

لفظ	متضاد	لفظ	متضاد
اندھیرا	اجالا	جاگنا	سونا
غم	خوشی	آگ	پانی

Scanned with CamScanner

۸۔ درج ذیل مرکبات کے نام لکھیں۔ رُخ وزلف، دندانِ یار، کشتِ سخن 09818019

(بورڈ 2015ء)

جواب: رخ وزلف مرکب عطفی

دندانِ یار مرکب اضافی

کشتِ سخن مرکب اضافی

۹۔ غزل کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل کے جواب دیں۔

(الف) اس غزل کا مطلع کون سا ہے؟ 09818020

جواب: خواجہ حیدر علی آتش کی غزل کا مطلع ہے۔

رخ و زلف پر جان کھویا کیا اندھیرے اجالے میں رویا کیا

(ب) اس غزل کا مقطع کون سا ہے؟ 09818021

زنخداں سے آتش محبت رہی کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا

(ج) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟ جواب: اس غزل کی ردیف ''کیا'' ہے۔ 09818022

(د) اس غزل میں موجود کوئی سے پانچ قوافی کی نشاندہی کریں۔ 09818023

جواب: کھویا، رویا، پرویا، سویا، بویا، گویا، دھویا، ڈبویا

۱۰۔ پانچویں شعر میں شاعر نے کیا استعارہ استعمال کیا ہے؟ 09818024

جواب: پانچویں شعر میں شاعر آتش نے اپنے محبوب کو بُت کے استعارہ کے طور پر استعمال کیا ہے کہ محبوب بھی بُت کی طرح خاموش رہتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ خواجہ حیدر علی آتش کی تاریخ پیدائش ہے: 09818025

(A) ۱۷۶۰ء (B) ۱۷۶۲ء (C) ۱۷۸۳ء (D) ۱۷۶۴ء

2۔ خواجہ حیدر علی آتش کی تاریخ وفات ہے: 09818026

(A) ۱۸۴۰ء (B) ۱۸۴۲ء (C) ۱۸۴۴ء (D) ۱۸۴۶ء

3۔ خواجہ حیدر علی آتش کا تخلص تھا: 09818027

(A) حیدر (B) علی (C) آتش (D) درد

4۔ حیدر علی آتش کے والد کا نام تھا: 09818028

(A) خواجہ میر درد (B) خواجہ علی حسن (C) خواجہ علی بخش (D) خواجہ علی احمد

5۔ شاعری میں خواجہ حیدر علی آتش کے استاد ہیں: (بورڈ 2016ء) 09818029

(A) غالب (B) میر تقی میر (C) مصحفی (D) اقبال

6۔ آتش شاعر تھے: 09818030

(A) نظم کے (B) غزل کے (C) آزاد شاعری کے (D) مرثیہ کے

7۔ آتش کی تصانیف میں اہم ہے: 09818031

(A) بانگ درا (B) ضربِ کلیم (C) کلیاتِ آتش (D) دیدۂ نم

Scanned with CamScanner

-8 آتش نے کچھ عرصہ ملازمت اختیار کی:
09818032
(A) نواب مرزا محمود کی (B) نواب مرزا تقی خاں کی (C) ناسخ کی (D) مرزا آیاز کی

-9 شاعر نے ہمیشہ کیا لکھا:
09818033
(A) محبوب کی تعریف (B) محبوب کی ستم ظریفی (C) وصفِ دندان (D) محبوب کی جدائی

-10 شاعر اندھیرے اجالے میں کیا:
09818034
(A) رویا (B) سویا (C) کھویا (D) دھویا

-11 شاعر کا قلم کیسا ہے؟
09818035
(A) خوبصورت (B) چمکدار (C) پائیدار (D) موتی پرویا

-12 کشتِ سخن کا مفہوم ہے:
09818036
(A) شاعرانہ فکر (B) خون ریزی (C) لڑائی جھگڑا (D) وصل و ہجر

-13 برہمن کو حسرت رہی:
09818037
(A) کام کی (B) قرض لینے کی (C) باتوں کی (D) حکومت کی

-14 شاعر کو کس سے محبت رہی؟
09818038
(A) شاعری سے (B) زنخداں سے (C) دوستوں سے (D) محبوب سے

-15 شامل نصاب حیدر علی آتش کی غزل لی گئی ہے:
09818039
(A) نیرنگِ خیال سے (B) کلیاتِ آتش جلد اول سے (C) کلیاتِ مصحفی سے (D) پت جھڑ سے

-16 میں جاگا کیا بخت:
09818040
(A) سویا کیا (B) رویا کیا (C) گویا کیا (D) جاگا کیا

-17 فکرِ سخن رہی:
09818041
(A) سبز (B) زرد (C) پیلی (D) سفید

-18 خدا نے نہ گویا کیا:
09818042
(A) انسانوں کو (B) جنوں کو (C) پریوں کو (D) بتوں کو

-19 رخ و زلف پر کھویا:
09818043
(A) ایمان (B) جان (C) دھیان (D) آسان

-20 ہاتھ دھویا ہے:
09818044
(A) پانی سے (B) اشکوں سے (C) آنسوؤں سے (D) صابن سے

-21 نہ جوتا کیا میں نہ کیا:
09818045
(A) بویا (B) سویا (C) رویا (D) ڈبویا

-22 مزا کھانے کا جس کو پڑا:
09818046
(A) غم کے (B) دکھ کے (C) سکھ کے (D) خوراک

Scanned with CamScanner

09818047

23۔ آتشِ محبت رہی:

(A) محبوب سے (B) وطن سے (C) زنخداں سے (D) دل سے

09818048

24۔ کہوں کیا ہوئی کیوں کر بسر:

(A) عمر (B) گزر (C) زندگی (D) حیات

جوابات

نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب
1	D	2	D	3	C	4	C
5	C	6	B	7	C	8	B
9	C	10	A	11	D	12	A
13	C	14	B	15	B	16	A
17	A	18	D	19	B	20	B
21	A	22	A	23	C	24	A

Scanned with CamScanner